صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 3 جولائی 2015ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 3 جولائی 2015ء 15 رمضان 1436 ہجری 3 وفا 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 152

رمضان کی عبادت

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰنؓ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رمضان میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ رمضان میں اور رمضان کے علاوہ کبھی گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ چار رکعتیں پڑھتے۔ یہ نہ پوچھو کہ وہ کتنی حسین اور طویل ہوتی تھیں پھر آپ ﷺ چار رکعتیں پڑھتے ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو۔ پھر آپ ﷺ تین رکعت ادا کرتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ وتر ادا کرنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! میری آنکھیں تو سوتی ہیں مگر میرا دل نہیں سوتا۔ (شمائل الترمذی)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے۔ اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہوسکتی ہے لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شامل نہیں۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 292)

رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے۔ دعاؤں کا مہینہ ہے۔ نیز فرمایا ''میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہوجاؤں، تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔''

(ملفوظات جلد اول ص 439)

خدا تعالیٰ کے احکام دو قسموں میں تقسیم ہیں۔ ایک عبادات مالی، دوسرے عبادات بدنی۔ عبادات مالی تو اسی کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جن کے پاس نہیں وہ معذور ہیں اور عبادات بدنی کو بھی انسان عالم جوانی میں ہی ادا کرسکتا ہے ورنہ ساٹھ سال جب گزرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں نزول الماء وغیرہ شروع ہوکر بینائی میں فرق آجاتا ہے۔ (کسی نے) یہ ٹھیک کہا ہے کہ پیری وصد عیب۔ اور جو کچھ انسان جوانی میں کرلیتا ہے اس کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ ع

موئے سفید از اجل آرد پیام

انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-) (البقرۃ:185) یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔ (ملفوظات جلد دوم ص 562)

دیکھو جنہوں نے ان دنوں روزے رکھے ہیں وہ کچھ دبلے نہیں ہوگئے اور جنہوں نے استخفاف کے ساتھ اس مہینہ کو گزارہ ہے وہ کچھ موٹے نہیں ہوگئے۔ ان کا بھی وقت گزر گیا۔ ان کا بھی زمانہ گزر گیا۔ جاڑے کے روزے تھے۔ صرف غذا کے اوقات کی ایک تبدیلی تھی۔ سات آٹھ بجے نہ کھائی چار پانچ بجے کھالی۔ باوجود اس قدر رعایت کے پھر بھی بہتوں نے شعائر اللہ کی عظمت نہیں کی اور خدا تعالیٰ کے اس واجب التکریم مہمان ماہ رمضان کو بڑی حقارت سے دیکھا۔ اس قدر آسانی کے مہینوں میں رمضان کا آنا ایک قسم کا معیار تھا اور مطیع و عاصی میں فرق کرنے کے لئے یہ روزے میزان کا حکم رکھتے تھے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے آسانی تھی۔ سلطنت نے ہر قسم کی آزادی دے رکھی ہے۔ طرح طرح کے پھل اور غذائیں میسر آتی ہیں۔ کوئی آسائش و آرام کا سامان نہیں، جو آج مہیا نہ ہوسکتا ہو۔ (ملفوظات جلد اول ص 317,316)

خشک ٹہنی

❁ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

ایسا شخص جو میری جماعت میں ہوکر میرے منشاء کے موافق نہ ہو، وہ خشک ٹہنی ہے۔ اُس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے مگر وہ اُس کو سرسبز نہیں کرسکتا بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 336)

دارالصناعۃ میں داخلہ

❁ دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک۔
2۔ ریفریجریشن وایئر کنڈیشننگ
3۔ جنرل الیکٹریشن و بنیادی الیکٹرونکس
4۔ وڈ ورک (کارپینٹر)

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن
2۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن

تمام کورسز کا دورانیہ 6 ماہ ہے۔

☆ داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کیلئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 35/1 دارالفضل غربی ربوہ نزد چوکی نمبر 3 فون نمبرز 047-6211065 اور 0336-7064603 سے رابطہ کریں۔

☆ نئی کلاسز کا آغاز 4 جولائی 2015ء سے ہوگا۔ داخلہ کے خواہشمند جلد رابطہ کریں۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کے لئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

☆ بیرون ملک جانے والے افراد ہنر مند بن کر جائیں تاکہ بہتر روزگار حاصل کرسکیں۔

(نگران دارالصناعۃ ربوہ)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاءالاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب جنرل سیکرٹری

سالانہ تقریب تقسیم انعامات مجلس نابینا ربوہ

اور رپورٹ کارگزاری جولائی 2014ء تا جون 2015ء

محض خداتعالیٰ کے فضل کے ساتھ مجلس نابینا ربوہ کو اپنی سالانہ اختتامی تقریب تقسیم انعامات مورخہ 16 جون 2015ء کو بعد نماز عصر ایوان ناصر انصاراللہ میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم حافظ محمود احمد ناصر صاحب صدر مجلس نابینا ربوہ نے سپاس نامہ جبکہ محترم بشارت محمود صاحب نے مجلس نابینا کی سالانہ کارگزاری رپورٹ میری طرف سے پیش کی جو درج ذیل ہے۔

مجلس نابینا ربوہ پاکستان کا قیام اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1985ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی منظوری سے عمل میں آیا۔ جس کے قیام کا بنیادی مقصد احمدی نابینا احباب کی تعلیم و تربیت اور فلاح و بہبود، ان کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا اور معاشرے اور اپنے گھر کا مفید اور فعال وجود بنانا تھا۔ آنکھوں جیسی نعمت سے محروم ہونے اور دیگر بہت سی مشکلات اور مسائل کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس نابینا ان تمام مقاصد کے حصول کے لئے بڑی کامیابی کے ساتھ اپنی منازل طے کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب مجلس ایک ادارہ کی حیثیت اختیار کرچکی ہے جس کے ممبران پاکستان بھر میں 100 سے زائد ہیں۔

اس مجلس کے پہلے صدر مکرم پروفیسر چوہدری خلیل احمد صاحب مرحوم تھے۔ اور خاکسار پہلا جنرل سیکرٹری مقرر ہوا۔ آجکل مکرم حافظ محمود احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ اس مجلس کے صدر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

مجلس نابینا پاکستان کا مرکزی دفتر 1992ء سے خلافت لائبریری میں قائم ہے۔ جو روزانہ صبح 9 بجے سے 12:30 تک کھلتا ہے اور ممبران مجلس وہاں حاضر ہوکر حسب استطاعت اپنے علم و ایمان میں اضافہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس دفتر میں آڈیو کیسٹس کی ایک لائبریری قائم ہے۔ جو 800 آڈیو کیسٹس پر مشتمل ہے۔ جن میں سیدنا حضرت مسیح موعود اور خلفاء اور جماعتی کتب کے علاوہ ناولز اور کہانیاں ہیں۔ اب جدید دور کے مطابق آڈیو کیسٹس کی بجائے CDs کو رائج کیا جارہا ہے اور تمام آڈیو کیسٹس کے مواد کو CDs پر منتقل کر کے تمام اراکین مجلس کو مہیا کرنے کا پروگرام ہے۔

حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام، اسی طرح خلفاء سلسلہ اور جماعت کے نامور علماء سلسلہ کے منظوم کلام کی بھی CDs تیار کروائی جارہی ہیں۔ جو پہلے تو آڈیو کیسٹس اور بریل رسم الخط کی صورت میں تحریری طور پر بھی موجود تھیں مگر اب انہیں CDs اور میموری کارڈ پر منتقل کیا جارہا ہے۔ اسی طرح مختلف کلاسوں کے تعلیمی کورسز رسم الخط میں بھی موجود ہیں نیز قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی بریل رسم الخط میں موجود ہے جن سے بریل رسم الخط کو پڑھ سکنے والے اراکین استفادہ کرتے رہتے ہیں۔

قاری محمد عاشق صاحب کی آواز میں قرآن کریم باترجمہ ریکارڈنگ video فارمیٹ میں تھی اور ایک پارہ ایک cd میں تھا۔ video فارمیٹ کو آڈیو mp3 میں کنورٹ کر کے رکوع وائز Cd پر محفوظ کروایا گیا۔ اسی طرح مجلس نابینا کی طرف سے تفسیر صغیر کے پہلے 10 پاروں کی باترجمہ ریکارڈنگ ہوچکی ہے جبکہ پہلے پارہ کی تفسیر کی بھی ریکارڈنگ کروائی گئی۔ جبکہ تفسیر صغیر کی ریکارڈنگ کا مزید کام جاری ہے۔

مجلس نابینا کے ممبران میں اعلیٰ تعلیم یافتہ ممبران بھی شامل ہیں اور کئی اراکین سکول و کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر اپنی تعلیم کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ جن کی ہر معاملہ میں مجلس نابینا راہنمائی اور بنیادی ضروریات کے سلسلہ میں مدد کرتی رہتی ہے۔

مجلس نابینا سے تعلق رکھنے والے 2 اراکین نے بینائی کی نعمت سے محروم ہونے کے باوجود ماسٹر تک تعلیم، 2 نے بی اے تک تعلیم اور 2 نے ایف اے تک مکمل کرلی ہے۔ اور ان میں سے 6 افراد سرکاری ملازمت بھی کر رہے ہیں۔ مجلس نابینا کی انتظامیہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صدر مجلس، سیکرٹری مجلس، مربیان ہیں۔ اور ایک رکن بطور معلم اصلاح وارشاد مرکزیہ، ربوہ میں محلّہ طاہر آباد شرقی میں خدمت بجا لا رہے ہیں۔ مجلس نابینا کے ایک رکن مکرم حافظ طالب حسین صاحب نے ادیب فاضل کا امتحان پاس کیا ہوا ہے۔

مرد نابینا اراکین کے علاوہ خواتین نابینا اراکین بھی تعلیم کے حصول میں مردوں کے شانہ بشانہ تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ ایک رکن نے بی ایس سی کا امتحان پاس کرلیا ہے اور ایک نابینا خاتون رکن بی فارمیسی کا کورس مکمل کرلیا اور ایک ممبر بی ایڈ کر رہی ہے اکیڈمی کی ٹیچر ہے۔

مجلس نابینا شروع سے یہ احساس بیدار کر رہی تھی کہ احمدی نابینا اور دیگر معذوران کی فلاح و بہبود کے لئے جماعتی طور پر کوئی درسگاہ اور ادارہ ہونا چاہئے۔ الحمدللہ کہ اب نصرت جہاں اکیڈمی میں چار قسم کے معذوران جن میں نابینا، گونگے، بہرے اور ذہنی معذوران کی تعلیم و تربیت کے لئے شعبہ قائم ہو چکا ہے۔ جس میں مجلس نابینا کی ایک رکن بطور استاد خدمت بجا لا رہی ہے۔

مجلس نابینا ربوہ کی مسلسل چار سال کی کوششوں کے بعد مجلس نابینا ربوہ کو سوشل ویلفیئر میں رجسٹر ہونے کی کامیابی ملی۔ جس کے رجسٹر ہونے کے موقع پر ایڈمنسٹریٹر سوشل ویلفیئر مکرمہ فرخ رضوانہ صاحبہ، تحصیل سیکرٹری علی عباس رضوی صاحب اور سینئر کلرک تشریف لائے اور مجلس نابینا ربوہ کے ساتھ ایک میٹنگ کی گئی۔ انہوں نے ہمارے تمام انتظامی معاملات کا جائزہ لیا اور اس رائے کا اظہار کیا کہ مجلس نابینا ربوہ کو اپنی مجلس کے لئے باقاعدہ ایک دفتر بنانا چاہئے اور مخیّر حضرات کو اپنی مجلس کا ممبر بنائیں تاکہ ہم اس دفتر کے انتظامی ڈھانچے کو سپورٹ کرسکیں اور اس مجلس کے تحت ورکشاپ کے لئے بھی مدد فراہم کی جائے گی۔ پھر انہوں نے کہا کہ ہم نے جو جائزہ لیا ہے اس کے بارے میں تجاویز اور انتظامی ڈھانچے کے قیام کے لئے اپنی رپورٹ افسران بالا کو بھجوا دیتے ہیں۔

سکول، کالج اور یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کرنے کے علاوہ مجلس نابینا کے زیر انتظام کئی اراکین کو فنی تعلیم جس میں چارپائیاں اور کرسیاں بننا شامل ہے۔ سکھانے کا بھی انتظام کر رکھا ہے۔ مکرم حافظ طالب حسین صاحب نے کئی اراکین کو یہ ہنر سکھایا۔ مکرم عبدالحمید خلیق صاحب جو کہ اب دونوں آنکھوں سے محروم ہو چکے ہیں نیز ایک کان کی سماعت بھی متاثر ہو چکی ہے۔ بڑی تندہی اور محنت سے مجلس کے بطور خازن اور ریکارڈ کیپنگ کی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

جولائی 2014ء تا جون 2015ء میں اس مجلس کو اپنے بھائیوں اور اراکین مجلس کی فلاح و بہبود اور تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں جو کام کرنے کا موقع ملا ہے اس کی چند جھلکیاں پیش خدمت ہیں۔

1۔ امسال دفتر مجلس نابینا اور بلائنڈ سیکشن خلافت لائبریری ربوہ میں دوران سال تقریباً 2500 افراد تشریف لائے اور مجلس نابینا اور بلائنڈ سیکشن کے بارہ میں معلومات اور تعارف حاصل کیا۔

2۔ خود مجلس نابینا کے اراکین کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات و تقاریر سننے نیز اردو کلاسز، انتخاب سخن، فقہی مسائل اور راہ ھدیٰ، ایم ٹی اے کے ذریعہ سننے کی توفیق ملتی رہی اور بدرسومات سے بچنے، نفلی روزہ رکھنے اور دعائیں کرنے کی تلقین و ترغیب اور رہنمائی اور بنیادی ضروری وسائل اور ذرائع مہیا کئے گئے جن کے نتیجہ میں مجلس نابینا کے اراکین کی روحانی اور علمی لحاظ سے ترقی ہوئی اور ان پر عملدرآمد کی توفیق ملتی رہی۔

3۔ امسال ربوہ میں موجود نابینا حضرات کو آیت استخلاف باترجمہ یاد کروائی گئی۔ نیز خلافت جوبلی کا عہد خلافت یاد کروایا گیا۔ جس کے نتیجہ میں متعدد نابینا حضرات کو آیت استخلاف مع ترجمہ اور عہد خلافت لفظ بلفظ یاد کرنے اور سمجھنے کی توفیق ملی۔ نیز گزشتہ سال کی طرح امسال بھی اراکین مجلس نابینا ربوہ کو شرائط بیعت بھی یاد کروانے کی کوشش کی گئی نیز ان پر عملدرآمد کرنے کی طرف بھی خصوصی توجہ دلائی گئی۔

4۔ خدمت خلق کے لحاظ سے دوران سال تمام اراکین مجلس نابینا کی ضروریات کو پورا کرنے میں راہنمائی اور مدد دی گئی۔ اور وقفے وقفے کے بعد اہم مواقع پر تحائف دیئے گئے۔ جن میں نقدی کے علاوہ، کپڑے، جوتے اور ان کے بچوں کی ضروریات کو پورا کرنا شامل ہے۔ دوران سال خدمت خلق کے شعبہ میں مجلس نابینا کے ذریعہ اراکین مجلس کی تقریباً تین لاکھ روپے سے مدد کی گئی۔ نیز 3 پنکھے اور سلائی مشین اور گندم وغیرہ کی تقسیم شامل ہے۔

عید کے تحائف، پارچات، شوز اور شیزان اور مشموم کمپنی کی پراڈکٹس کے تحائف ممبران کے درمیان تقسیم کئے گئے۔ اس طرح غریب اور ضرورتمند نابینا مستحق حضرات کو ہفتہ وار چھوٹا گوشت اور چکن کا گوشت بھی فراہم کرنے کا بندوبست کیا گیا تاکہ غریب اور نادار اراکین مجلس کے بچے اس نعمت خداوندی سے محروم نہ رہیں۔

دوران سال نابینا اراکین مجلس عاملہ اور ان کے بیوی بچوں کا حسب ضرورت فضل عمر ہسپتال ربوہ نیز طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ سے مفت علاج کروانے کی سہولت مہیا کروانے میں بھی مدد دی گئی۔

امسال مجلس نابینا کے پڑھے لکھے اراکین کو کمپیوٹر کی تعلیم سے روشناس کروانا شروع کردیا گیا ہے۔

5۔ اراکین مجلس کو بیدار اور مستعد رکھنے نیز ان کی تعلیم و تربیت اور رابطہ و ملاقات کے مقاصد کے پیش نظر ہر اتوار کو باقاعدگی سے بلائنڈ سیکشن میں اجلاس منعقد کیا جاتا رہا۔ اس کے علاوہ قومی اور جماعتی تہواروں کی مناسبت سے جلسے اور اجلاسات کئے جاتے رہے۔ جن میں سیرت النبیؐ، جلسہ مسیح موعود، جلسہ یوم خلافت اور جلسہ مصلح موعود وغیرہ شامل ہیں۔ ان اجلاسات میں جماعت کے علماء سے تقاریر اور لیکچرز دلوائے گئے۔ دوران سال ان پروگراموں کی کل تعداد 16 ہے۔ جن میں 8 قومی تہوار بھی شامل ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ان اجلاسات کی رپورٹس کے جواب میں خوشنودی، حوصلہ افزائی اور دعا کے خطوط ملتے رہتے ہیں۔

6۔ حضور انور کی خدمت میں بعض اہم جماعتی مواقع اور یورپ اور قادیان کے سالانہ جلسوں کی مناسبت سے مبارکباد کے خطوط اور فیکس ارسال کی گئیں اور ہر ایک پروگرام کی مفصل رپورٹس بھی بھجوائی جاتی رہی۔ جن پر پیارے حضور کی طرف سے بڑے پیار بھرے جوابات موصول ہوتے رہے۔

باقی صفحہ 7 پر

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

انیسویں صدی کے اختتام پر مذاہب عالم کی کانفرنسیں

اور حضرت اقدس مسیح موعود کی تجاویز

(قسط اول)

انیسویں صدی کے اختتام پر مختلف ممالک میں روابط ایک نیا رنگ اختیار کر رہے تھے۔ ڈاک اور تار کا نظام بہتر ہو رہا تھا اور پوری دنیا تک پھیل رہا تھا۔ ایک دوسرے کے خیالات جاننے اور ایک دوسرے سے میل ملاقات کے وہ مواقع پیدا ہو رہے تھے، جن کا پہلے تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس دور میں مذاہب عالم کی عالمی کانفرنسوں کا رجحان بھی بڑھ رہا تھا۔

اس نوعیت کی پہلی عالمی کانفرنس 1893ء میں شکاگو (امریکہ) میں منعقد ہونے والی World Parliament of Religions تھی۔ یہ مذہبی جلسہ، ایک بین الاقوامی تجارتی میلہ WORLDS COLUMBIAN EXPOSITION کے موقع پر منعقد ہوا تھا۔ اس کانفرنس کے منتظم اعلیٰ John Henry Barrows تھے جو خود Presbyterian Church سے منسلک تھے۔ کانفرنس سے دو سال قبل جون 1891ء میں ہی، اس کانفرنس کے منتظمین نے ہزاروں کی تعداد میں اس کے دعوت نامے پوری دنیا میں بھجوانے شروع کر دیئے۔ جن کے جواب میں مختلف لوگوں کا ردعمل بھی سامنے آنے لگا گو کہ اکثریت نے اس تجویز کا خیر مقدم کیا لیکن اس کے ساتھ اس تجویز کی مخالفت کا بھی آغاز ہو گیا۔

خود اس مجوزہ کانفرنس کے منتظم اعلیٰ John Henry Barrows کے چرچ یعنی Presbyterian Church نے ایک میٹنگ میں اس کانفرنس کی مخالفت میں قرارداد منظور کی۔ ترکی کے سلطان کی طرف سے بھی اس کی مخالفت کی گئی۔ انگلستان کے پروٹسٹنٹ چرچ کے Archbishop of Canterbury نے بھی اس کانفرنس کی مخالفت کی۔ انہوں نے دعوت کے جواب میں لکھا کہ عیسائیت ہی ایک مذہب ہے۔ اور اگر یہ مذاہب کی پارلیمنٹ کے ایک رکن کی حیثیت سے شرکت کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دوسرے مذاہب کی برابری تسلیم کر رہا ہے۔ آرچ بشپ آف کینٹر بری کا جواب جلد ہی تنقید کا نشانہ بن گیا۔ منتظمین میں سے ایک نے اس کا یہ جواب شائع کرایا کہ آرچ بشپ آف کینٹر بری کا جواب موازنہ مذاہب کی سائنس کے حوالے سے کوئی منطقی حیثیت نہیں رکھتا۔ ان کے نزدیک ان کا مذہب اتنا بڑا ہے کہ وہ رک کر یہ سننے اور سمجھنے کی کوشش بھی نہیں کر سکتا کہ دوسرے لوگ کس طرح خدا کو تلاش کرتے ہیں۔ بہر حال مختلف چرچوں کے قائدین نے اس تجویز کا خیر مقدم کیا۔ بعض کی طرف سے مخالفت بھی کی گئی۔ ہندوستان کے ایک نمایاں مقامی عیسائی مایا داس صاحب نے اس تجویز کو سراہا اور لکھا کہ اکبر بادشاہ نے اس قسم کے جلسے کا انعقاد کرانے کا خواب دیکھا تھا اور اس جلسہ سے اکبر کی خواہش پوری ہوگی۔

مدراس کے کرسچن کالج کے صدر ولیم ملر صاحب نے بھی اس جلسہ کی ہر طرح اعانت اور حمایت کی۔ جین مت اور پارسی مذہب کے نمایاں سکالر صاحبان نے بھی حمایت کے خطوط لکھے۔ اس کانفرنس کی حمایت کرنے والوں میں دادا بھائی نوروجی بھی شامل تھے (یہ پہلے ہندوستانی تھے جو کہ برٹش پارلیمنٹ کے رکن بنے تھے)۔ ہندوستان کے نمایاں مسلمانوں میں سے جج امیر علی صاحب نے اس جلسہ کی حمایت کی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ اس جلسہ میں شامل ہونا چاہیں گے۔ یہودیوں میں سے برٹش ایمپائر کے Chief Rabbi جن کا نام H. Alder تھا، نے اس کانفرنس کا عنوان بھی تجویز کیا۔ جاپان سے بدھ مت کے پیروکاروں نے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے کاوشیں شروع کر دیں۔ مدراس سے چھپنے والے جریدے ''ہندو'' نے اس کی حمایت میں بہت سے مضامین لکھے۔ کنفیوشس ازم اور تاؤ ازم کے پیروکاروں نے کثیر تعداد میں اس کانفرنس کے لئے مضامین بھجوائے۔ بہر کیف دو سال تک اس جلسہ کی تیاریاں ہوتی رہیں۔ تب جا کر 11 ستمبر 1893ء کو ہال آف کولمبس میں چار ہزار افراد کی موجودگی میں مذاہب عالم کی پارلیمنٹ کا آغاز ہوا۔ اس موقع پر دس مرتبہ گھنٹیاں بجائی گئیں۔ کیونکہ اس میں دنیا کے دس بڑے مذاہب یعنی کنفیوشس ازم، شنٹو ازم، تاؤ ازم، بدھ مت، ہندو مذہب یہودی مذہب، عیسائیت، اسلام، زرتشتی مذہب اور جین مت کی نمائندگی ہو رہی تھی۔

(The Parliament of Religions, The Columbian Exposition of 1893, edited by Rev. John Henry Barrows, Vol.1 1893, p18-61)

اسلام کے بارے میں زہر فشانی

ہر فرد کو یا تنظیم کو یا معاشرے کو یا ملک کو یہ اختیار ہے کہ وہ اس قسم کی کانفرنس یا جلسہ کا انعقاد کرے یا نہ کرے۔ لیکن جب بھی اپنی مرضی سے ایسے جلسہ کا انعقاد کیا جائے تو میزبان کا کم از کم یہ فرض بنتا ہے کہ وہ رواداری اور برداشت کا مظاہرہ کرے۔ جب دس مذاہب کے نمائندگان اپنے نظریات پیش کریں گے تو ان کی بات کو حوصلے سے سننا پڑے گا۔ ان سے اختلاف کرنا یا اتفاق کرنا ہر ایک کا حق ہے۔ اس جلسہ کے موقع پر کیا کیا ہوا، یہ ایک تفصیلی موضوع ہے۔ لیکن یہاں پر چند باتوں کا ذکر ضروری ہے۔ World Parliament of Religions کے موقع پر اگر کسی مذہب کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا تو وہ اسلام تھا۔ اس موقع پر ایک مقرر امریکی مسلمان محمد الیگزینڈر رسل وب (Alexander Russel Webb) تھے۔ انہوں نے دو لیکچر دیئے۔ پہلا لیکچر کانفرنس کے دسویں روز پڑھا گیا۔ اس کا موضوع The Spirit of Islam تھا۔ اور دوسرا لیکچر اگلے روز یعنی گیارہویں روز پڑھا گیا اور اس کا موضوع The Influence of Islam on Social Conditions تھا۔ جب ان کا پہلا لیکچر پڑھا گیا تو اس وقت کیا ہوا۔ جب اس کانفرنس کی کارروائی شائع ہوئی جو اب Internet Archives پر موجود ہے۔ اس کی پہلی جلد کے صفحہ 127و128 پر لکھا ہے۔

The reading of this paper was an exceptional event in the proceedings of the Parliament, for the fact that it was attended with strong and even violent and impatient expressions of dis-approval on the part of the hearers. At the outset of the paper (which may be found in full in its place in Part III.), these demonstrations, in the form of hisses and cries of "Shame!" were so emphatic that the speaker seemed deterred from pursuing the line of discourse on which he had entered. Concerning this solitary incident of the kind in the whole seventeen days, three remarks require to be made :

1. It was a sudden, unpremeditated outburst of feeling, which the conductors of the Parliament exerted themselves not in vain to repress.

2. It was occasioned, not by any doctrinal statement, but by what was taken for an attack on a fundamental principle of social morality.

3. As soon as the speaker turned from this to a more appropriate line of discourse, he was heard with patient attention and even with applause.

ترجمہ: اس مقالہ کا پڑھا جانا اس پارلیمنٹ میں ایک غیر معمولی واقعہ تھا۔ کیونکہ اس پر حاضرین کی طرف سے بہت زوردار اور ناپسندیدگی کا اظہار پُرتشدد انداز میں بے صبری کے ساتھ کیا گیا۔ اس مقالہ کے آغاز میں مجمع کی طرف سے اظہارِ ناپسندیدگی شروع ہو گیا اور ''شرم شرم'' کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ یہ سب کچھ اس شدت کے ساتھ کیا جا رہا تھا کہ مقرر نے اپنی گفتگو کا سلسلہ منقطع کرنے کا ارادہ کیا۔ سترہ روز کے دوران اس نوعیت کے واحد واقعہ کے بارے میں تین تبصرے کرنے ضروری ہیں۔

1۔ اس موقع پر اچانک بغیر کسی ارادہ کے جذبات کا لاوا پھٹ پڑا۔ اس پارلیمنٹ کے منتظمین نے اس کو روکنے کی کوشش کی اور یہ کوشش کلیۃً ناکام نہیں ہوئی۔

2۔ ایسا کسی عقیدہ کے اظہار کی بناء پر نہیں ہوا تھا بلکہ یہ خیال کیا گیا تھا کہ معاشرتی اخلاقیات کے ایک بنیادی اصول پر حملہ کیا گیا ہے۔

3۔ جونہی مقرر نے زیادہ مناسب نہج پر گفتگو شروع کی تو انہیں صبر اور توجہ سے سنا گیا اور داد بھی دی گئی۔

الیگزینڈر رسل وب نے اس دن اپنے مقالہ میں کہا وہ صحیح تھا یا نہیں اگر صحیح تھا تو کس حد تک صحیح تھا۔ یہاں اس کی بحث نہیں کی جا رہی۔ وہ ایک نومسلم تھے جو کچھ اس وقت وہ سمجھ پائے انہوں نے اپنے مقالہ میں کہا۔ لیکن ان کا یہ مقالہ اس کارروائی کی دوسری جلد میں موجود ہے۔ ہر کوئی اس کو پڑھ سکتا ہے۔ اس کے کسی جملہ کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس میں بنیادی معاشرتی اخلاقیات پر حملہ کیا گیا ہے۔ اس موقع پر حاضرین نے نہایت بدتہذیبی کا مظاہرہ کیا اور منتظمین نے اپنے تبصرہ میں اس پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے اور اس کے بودے عذر پیش کئے ہیں۔

اس واقعہ کا ذکر اس وقت کے اخبارات میں بھی ہوا تھا۔ اس وقت اخبار The Jewish South کی 6/اکتوبر 1893ء کی اشاعت کے صفحہ 2 پر اس واقعہ کے بارے میں لکھا۔ (یہ شمارہ لائبریری آف کانگرس کے Internet Archives پر موجود ہے)

There was no incident that tended towards unpleasantness, save one, and that only in slight measure.

Alexander Russell Webb, the American apostle of Mohammedanism, in one of his discourses began a defense of polygamy, as permitted by the Koran, and American womanhood rose up and royally rebuked him.

ترجمہ: اس موقع پر کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ سوائے جب اسلام کے امریکی مبلغ الیگزنڈر رسل وب نے، تعدد ازدواج، جس طرح قرآن نے اجازت دی ہے، کا دفاع کیا تو امریکی خواتین کھڑی ہوگئیں اور اس کی مذمت کی۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر انہوں نے تعدد ازدواج کے بارے میں کچھ کہا تھا تو یہی کہا تھا کہ وہ اس کے حق میں نہیں ہیں۔ یہ حقیقت پیش نظر رکھنی چاہئے کہ قرآن کریم سے زیادہ تعدد ازدواج کا ذکر بائبل میں پایا جاتا ہے۔

یہی سب کچھ کافی نہیں سمجھا گیا۔ بلکہ کانفرنس کے بارہویں روز ایک صاحب ڈاکٹر پوسٹ (Post) ہاتھ میں قرآن کریم لے کر سٹیج پر آ گئے۔ ان کے لیکچر کا عنوان Ethics of Islam تھا (یعنی اسلام کی اخلاقیات) اس میں انہوں نے خوب زہر فشانی کی اور آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس کے بارے میں بھی بے بنیاد اعتراضات کئے اور اس کے لئے انہیں غلط استدلال اور غلط ترجمہ پیش کرنے کے علاوہ تحریف سے بھی کام لینا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ یہ وہ کتاب ہے جسے بیس کروڑ انسان بغیر ہاتھ دھوئے نہیں چھوتے، اپنی کمر سے نیچے یا زمین پر نہیں رکھ سکتے اور اس کے ایک ایک لفظ کو خدا کی طرف سے نازل شدہ سمجھتے ہیں۔ پھر انہوں نے اپنے زعم میں کچھ ثبوت پیش کئے جن کے متعلق ان کا بے بنیاد دعویٰ تھا کہ جبراً اپنے عقائد کو پھیلانے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس کانفرنس کی روئیداد کی پہلی جلد کے صفحہ 140 اور دوسری جلد کے صفحہ 1097 و 1098 پر یہ تفصیلات ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

ان کے لیکچر کی غلطیوں کا مکمل احاطہ کرنے کے لئے تو علیحدہ مضمون درکار ہے لیکن جہاں تک جبراً عقائد کو پھیلانے کا تعلق ہے تو ان کی بیان کردہ دلائل میں سے صرف ایک کی مثال پیش کی جاتی ہے، جس سے ان کی دیانتداری اور قوت استدلال کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ اس موقع پر وہ سورۃ بقرہ کی جن آیات کریمہ کا حوالہ دے رہے تھے، پہلے ان کا مکمل متن پیش ہے۔ اس کے بعد جو کچھ انہوں نے کہا اس کا تجزیہ کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اور اللہ کی راہ میں ان سے قتال کرو جو تم سے قتال کرتے ہیں اور زیادتی نہ کرو۔ یقیناً اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اور (دوران قتال) انہیں قتل کرو جہاں کہیں بھی تم انہیں پاؤ اور انہیں وہاں سے نکال دو جہاں سے تمہیں انہوں نے نکالا تھا اور فتنہ قتل سے زیادہ سنگین ہوتا ہے اور ان سے مسجد حرام کے پاس قتال نہ کرو یہاں تک کہ وہ تم سے وہاں قتال کریں۔ پس اگر وہ تم سے قتال کریں تو پھر تم ان کو قتل کرو۔ کافروں کی ایسی ہی جزا ہوتی ہے۔

پس اگر وہ باز آ جائیں تو یقیناً اللہ بہت مغفرت کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے''۔

(البقرۃ 191 تا 193)

کوئی بھی ذی ہوش ان آیات کریمہ کو پڑھ کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس میں زبردستی اپنے عقائد پھیلانے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس میں تو صرف ان لوگوں سے جنگ کی اجازت دی گئی ہے جو کہ مظلوموں پر حملہ کر چکے تھے اور جنگ کا آغاز کر چکے تھے اور اس پر بھی یہ اخلاقی قید ہے کہ تم نے پھر بھی زیادتی نہیں کرنی اور سب مظالم کرنے کے بعد بھی اگر کافر باز آ جائیں تو اس پر یہ خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ رحم کرنے والا ہے۔

اب یہ جائزہ لیتے ہیں کہ ڈاکٹر پوسٹ نے کس طرح تحریف سے کام لے کر اپنے مفروضوں میں جان پیدا کرنے کی کوشش کی۔

انہوں نے اس کا ترجمہ یہ پیش کیا۔

And fight for the religion of God against those who fight against you. And kill them wherever ye find them, and turn them out of that where of they have dispossessed you ; for temptation to idolatry is more grievous than slaughter.Fight therefore against them, until there is no temptation of idolatry.

ویسے تو پہلا فقرہ ہی ان کے الزام کی تردید کر دیتا ہے کیونکہ اس میں صرف ان لوگوں سے جنگ کرنے کی اجازت ہے جو کہ پہلے جنگ شروع کر چکے تھے۔ لیکن صحیح ترجمہ سے موازنہ ظاہر کر دیتا ہے کہ یہاں ''اور زیادتی نہ کرو۔ یقیناً اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا'' کے الفاظ حذف کر کے تحریف کی گئی ہے اور فتنہ کی جگہ ''بت پرستی'' کے الفاظ بیان کر کے اپنے الزام میں جان پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ڈاکٹر پوسٹ یہ بھی ہمت نہیں کر رہے تھے آیات کریمہ کا مکمل ترجمہ ہی پیش کر دیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ جس دور میں یہ الزام لگایا جا رہا تھا اس دور میں عیسائی طاقتوں نے تقریباً تمام دنیا کو زبردستی محکوم بنایا ہوا تھا اور ان کی آزادی سلب کی ہوئی تھی اور اس بات پر اعتراض کیا جا رہا تھا کہ قرآن کریم مسلمانوں کو ان لوگوں سے جنگ کرنے کی اجازت کیوں دی جو ان پر حملہ آور ہو رہے تھے۔

مناسب ہوتا کہ ڈاکٹر صاحب موصوف حالتِ جنگ میں مذہبی آزادی کے بارے میں اور رحم کرنے کے بارے میں بائبل کی تعلیمات بھی پیش کر دیتے۔ اس کی صرف مثالیں درج کی جاتی ہیں۔ جنگ میں دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کے متعلق بائبل کی تعلیم ہے کہ ان کو بالکل منہدم کر دینا چاہئے۔ جیسا کہ لکھا ہے۔

''سو خبردار رہنا جس ملک کو تو جاتا ہے اس کے باشندوں سے کوئی عہد نہ باندھنا ایسا نہ ہو وہ تیرے لئے پھندا ٹھہرے۔ بلکہ تم ان کی قربان گاہوں کو ڈھا دینا ان کے ستونوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا اور ان کی یسیرتوں کو کاٹ ڈالنا''۔

(خروج باب 34۔12و13)

اور فتح ہونے والے شہروں کے بارے میں حکم ہے۔

''جب تم اس شہر کو لے لو تو اسے آگ لگا دینا۔ خداوند کے کہنے کے موافق کام کرنا۔ دیکھو میں نے تم کو حکم کر دیا''۔ (یشوع باب 8۔8)

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اسی پارلیمنٹ آف ریلیجنز کے موقع پر عیسائیت اور اسلام کے موازنہ ایک مقالہ The points of contact and contrast between Christianity and Muhammedinism کے عنوان سے تھا۔ یہ مقالہ Mr. George Washburn نے پڑھا تھا جو کہ قسطنطنیہ کے رابرٹ کالج سے منسلک تھے۔ اگرچہ اس مقالہ میں بھی غلطیوں کی نشاندہی کی جاسکتی ہے لیکن ڈاکٹر پوسٹ کی محض زہر فشانی کی نسبت یہ مقالہ بہت زیادہ متوازن تھا اور اس میں مصنف نے باوجود عیسائی ہونے کے برملا نبی اکرم ﷺ کی تعریف کی تھی اور دبے لفظوں میں عیسائی حاضرین کو یہ جتلایا گیا تھا کہ انہوں نے دنیا میں بہت سے مظالم بھی کئے ہیں۔

پوپ کی مخالفت

بہرحال شکاگو کی یہ پارلیمنٹ آف ریلیجنز اختتام پذیر ہوئی۔ یہ اپنی نوعیت کی پہلی عالمی کانفرنس تھی۔ اس کے زیادہ تر مقررین عیسائی تھے۔ بہت سی عیسائی تنظیموں کے نمائندگان نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔ ہم انگلستان کے چرچ کے سربراہ آرچ بشپ آف کینٹر بری کی مخالفت کا ذکر کر چکے ہیں۔ اس کانفرنس میں کیتھولک چرچ کے مقررین نے شرکت کی تھی اور یہ بات اس وقت کے پوپ Pope Leo xiii کے علم میں تھی لیکن اس کانفرنس کے دو سال بعد 1895ء میں پوپ نے اس قسم کی کانفرنسوں میں شرکت کی ممانعت کر دی اور حکم دیا کہ آئندہ سے کیتھولک اپنی میٹنگز خود ہی منعقد کیا کریں۔ تاہم ان سے غیر کیتھولک افراد کو فائدہ اٹھانے کا بھی موقع دیا جائے۔ اس کے باوجود بہت سے عیسائی حلقوں کے نزدیک ایسی کانفرنس میں دوسرے مذاہب کے ساتھ شامل ہونا اتنا بڑا جرم تھا کہ انہوں نے اس میں شامل ہونے والے پادریوں اور اس کی اجازت دینے والے پوپ کو ہی مرتد قرار دے دیا۔

(Idolatrous Worlds Parliament of Religions of 1893,p30)

نوٹ: یہ کتاب Internet Archives پر موجود ہے۔

دھرم مہوتسو کی تجویز اور مقرر کردہ سوالات

ابھی شکاگو میں پارلیمنٹ آف ریلیجنز کا انعقاد نہیں ہوا تھا کہ 1892ء میں ہندوستان میں ایسے جلسے کروانے کی تجویز بھی پیش ہوگئی۔ اس تجویز کے اول محرک سوامی شگن چندر صاحب تھے۔ انہوں نے کچھ عرصہ ملازمت کی اور پھر فقیر ہو گئے۔ ان کا گجرات کے علاقہ کنجاہ میں ایک گرو سے تعلق ہو گیا۔ وہ سوشل ریفارمر بن گئے۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ جہاں کہیں ہوں ان کے گرو خواب کے ذریعہ ان کی راہنمائی کرتے ہیں۔ ان کو خیال آیا کہ ایسے جلسے منعقد ہونے ضروری ہیں۔ تاکہ سب لوگ ایک مقام پر جمع ہوں۔ چنانچہ 1895ء میں پہلا جلسہ اجمیر میں ہوا اور یہ قرار پایا کہ اس سلسلہ کا دوسرا جلسہ 1896ء میں لاہور میں منعقد کیا جائے۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب (دھرم مہوتسو) مطبع صدیقی لاہور ص 254,253)

اس جلسہ میں مقررین نے پانچ سوالوں کا جواب دینا تھا۔

1۔ انسان کی جسمانی۔ اخلاقی اور روحانی حالتیں

2۔ انسان کی زندگی کے بعد کی حالت یعنی عقبیٰ

3۔ دنیا میں انسان کی ہستی کی اصل غرض کیا ہے اور وہ غرض کس طرح پوری ہوسکتی ہے

4۔ کرم یعنی اعمال کا اثر دنیا اور عاقبت میں کیا ہوتا ہے۔

5۔ علم یعنی گیان اور معرفت کے ذرائع کیا کیا ہیں۔

اس سلسلہ میں سوامی صاحب نے بڑے درد سے ایک اشتہار دیا جس میں تمام مذہبی عمائدین کو خدا کی قسم دے کر واسطہ دیا کہ وہ اس جلسہ میں اپنے اپنے مذاہب کی خوبیاں بیان کریں۔ سوامی صاحب قادیان بھی آئے اور حضرت مسیح موعود سے گزارش کی کہ آپ اس جلسہ میں شمولیت فرمائیں۔ حضرت مسیح موعود اس وقت علیل تھے۔ اس لئے آپ نے عذر کیا۔ لیکن سوامی صاحب نے اصرار کیا کہ آپ اس جلسہ کے لئے مضمون ضرور لکھیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس جلسہ اور شکاگو کی کانفرنس اور اس قسم کی دوسری کانفرنسوں میں یہ ایک بنیادی فرق تھا کہ اس جلسہ میں مقررین کو پابند کیا گیا تھا کہ وہ مقرر کردہ سوالات کے بارے میں اپنے مذہب کی تعلیمات بیان کریں۔ اس طرح موازنہ سامنے آ جاتا تھا۔ دوسری کانفرنسوں میں ہر مقرر اپنی پسند کے علیحدہ موضوع پر لیکچر دیتا تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد 1 ص 559)

مضمون بالا رہنے کی بشارت

حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی۔ اس دعا کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک قوت آپ میں پھونک دی گئی۔ چنانچہ آپ نے لیٹے ہوئے مضمون لکھنا شروع فرمایا جو کہ خاص تائید الٰہی کے ساتھ مکمل ہوا۔ آپ نے 21 دسمبر 1896ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا۔ اس میں آپ نے تحریر فرمایا:

''مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں اور اس کو اول سے آخر تک سنیں شرمندہ ہو جائیں گی اور ہرگز قادر نہیں ہوں گی کہ اپنی کتابوں کے یہ کمال دکھلا سکیں خواہ وہ عیسائی ہوں خواہ آریہ خواہ سناتن دھرم والے یا کوئی اور کیونکہ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اس روز اس پاک کتاب کا جلوہ ظاہر ہو''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 ص 614، 615)

اس وقت نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام دنیا میں عیسائی مشنری سرگرمیاں اپنے عروج پر تھیں اور بڑی امید کی جا رہی تھی کہ ان کے مختلف چرچوں اور تنظیموں کی اس جلسہ میں بڑی بھاری نمائندگی ہوگی جیسا کہ شکاگو کی پارلیمنٹ آف ریلیجنز میں پچاس فیصد سے زیادہ مقررین عیسائی تھے۔ اس جلسہ کے منتظمین کا وفد نامی گرامی پادری صاحبان کی خدمت میں حاضر ہوا کہ وہ اس کانفرنس میں ضرور شرکت فرمائیں۔ اس کا کیا جواب ملا وہ منتظمین کی طرف سے شائع کی گئی روئیداد سے نقل کیا جاتا ہے۔

''پادری صاحبان نے نہ معلوم کن وجوہ سے اس مقدس تحریک (دھرم مہوتسو) کے ساتھ شرکت رکھنی نہ چاہی لاہور کے معززین کا ایک مختصر سا ڈیپوٹیشن ڈاکٹر یوانگ صاحب پرنسپل مشن کالج و پادری ٹینڈل صاحب۔ پادری ویلٹی صاحب اور ایسا ہی دوسرے پادری صاحبان کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہوں نے اس تحریک سے اگرچہ ہمدردی ظاہر کی لیکن شمولیت کے متعلق کہہ دیا کہ وہ اپنے خاص کمیٹی کرنے کے بعد جواب دیں گے بعد میں معلوم ہوا کہ پادری صاحبان نے اتفاق اس میں کیا کہ وہ شامل جلسہ نہ ہوں سنا گیا ہے کہ ان کے خیال میں ایسی تحریکیں ان کے مشن کو مفید ثابت نہ ہوں گے اور ممکن ہے مضر ہوں۔ لیکن جناب مارلیس صاحب ومسٹر رو صاحب نے نہایت جوانمردی کے ساتھ شمولیت جلسہ سے ہمیں اعزاز بخشا''۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب (دھرم مہوتسو)، مطبع صدیقی لاہور ص 168,167)

جے۔ مارلیس صاحب ایک صحافی اور رو صاحب اَیچیسن سکول لاہور کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ وجہ کوئی بھی ہو۔ یہ بات واضح ہے کہ اس مرحلہ تک عالمی سطح پر اور ہندوستان میں مختلف چرچوں کے قائدین میں یہ پختہ خیال پیدا ہو چکا تھا کہ انہیں اس قسم کے جلسوں میں شرکت نہیں کرنی چاہئے۔ یہ ایک تضاد ہے کہ جب شکاگو میں پارلیمنٹ آف ریلیجنز کے انعقاد کی تجویز منظر عام پر آئی تو ہندوستان کے کئی عیسائی حلقوں نے اس کا خیر مقدم کیا تھا۔ ان میں نئے عیسائی ہونے والے نمایاں احباب بھی شامل تھے۔ ایک خاتون جو کہ پارسی مذہب سے عیسائی ہوئی تھیں ہندوستان سے امریکہ جا کر اس کانفرنس میں شامل ہوئی تھیں۔ لیکن جب خود ہندوستان میں ایک ایسے جلسے کا انعقاد ہو رہا تھا تو عملاً تمام چرچوں نے اس کا بائیکاٹ کر دیا۔ آخر وہ کون سے نکات تھے جو صرف امریکہ میں بیان کئے جا سکتے تھے، ہندوستان میں ان کو پیش کرنا مناسب نہ تھا۔

حضرت مسیح موعود کے مضمون کا پہلا حصہ

جلسہ اعظم مذاہب میں لاہور میں حضرت اقدس مسیح موعود کا مضمون بالا رہا اور اس وقت کے حاضرین، سکالرز اور اخبارات نے اس کا برملا اعتراف کیا۔ یہ تفصیلات سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر میں کئی مرتبہ بیان ہو چکی ہیں۔ یہاں پر یہ تمام تفصیلات نہیں بیان کی جائیں گی۔ لیکن اس جلسہ کے منتظمین نے جو رپورٹ شائع کی اس کے کچھ حصے پیش کئے جاتے ہیں۔ اس رپورٹ کے مرتب کرنے والے اس کانفرنس کے منتظمین تھے جو کہ مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے تھے۔ اس لئے اسے غیر جانبدار رپورٹ کہا جا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علالت کے باعث جلسہ پر تشریف نہیں لے جا سکے تھے۔ آپ کا مضمون حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے اس جلسہ کے دوسرے دن یعنی 27 دسمبر 1896ء بروز اتوار دوپہر کو پڑھنا تھا۔ اس روز فیصلہ ہوا کہ موڈریٹر صاحبان میں سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول جلسہ کی صدارت کریں۔ صبح کے اجلاس میں بالترتیب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری، بابو بیچا رام صاحب چڑجی (آریہ سماج)، اور پنڈت گوردھن داس (فری تھنکر) کی تقاریر ہوئیں۔ گوردھن داس صاحب کی تقریر انگریزی میں تھی۔ اس کے بعد آدھے گھنٹے کا وقفہ تھا پھر حضرت مسیح موعود کا مضمون پڑھا جانا تھا۔ مضمون شروع ہونے سے قبل ہی جلسہ کا منظر کیسے بدلنا شروع ہو گیا اور پھر ایک نیا رنگ اختیار کر گیا۔ یہ اس رپورٹ سے من وعن نقل کیا جاتا ہے جو کہ منتظمین جلسہ کی طرف سے شائع کی گئی تھی۔

''پنڈت گوردھن داس صاحب کی تقریر کے بعد نصف گھنٹہ کا وقفہ تھا۔ لیکن چونکہ بعد از وقفہ ایک نامی وکیل ...... (دین حق) کی طرف سے تقریر کا پیش ہونا تھا۔ اس لئے اکثر شائقین نے اپنی اپنی جگہ کو نہ چھوڑا۔ ڈیڑھ بجے میں ابھی بہت سا وقت رہتا تھا کہ اسلامیہ کالج کا میدان جلد جلد بھرنے لگا اور چند ہی منٹوں میں تمام مکان پر ہو گیا۔ اس وقت کوئی سات اور آٹھ ہزار کے درمیان مجمع تھا۔ مختلف مذاہب وملل اور مختلف سوسائٹیوں کے معتد بہ اور ذی علم آدمی موجود تھے اگرچہ کرسیاں اور میزیں اور فرش نہایت ہی وسعت کے ساتھ مہیا کیا گیا لیکن صدہا آدمیوں کو کھڑا ہونے کے سوا کچھ نہ بن پڑا اور ان کھڑے ہوئے شائقینوں میں بڑے بڑے رؤسا، عمائد، پنجاب، علما، فضلا، بیرسٹر، اکسٹرا اسسٹنٹ۔ ڈاکٹر غرض اعلیٰ طبقہ کے مختلف برانچوں کے ہر قسم کے آدمی موجود تھے۔ ان لوگوں کے اس طرح جمع ہو جانے اور نہایت صبر وتحمل کے ساتھ جوش سے برابر پانچ چار گھنٹہ اس وقت ایک ٹانگ پر کھڑا رہنے سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ ان ذی جاہ لوگوں کو کہاں تک اس مقدس تحریک سے ہمدردی تھی مصنف تقریر اصالتاً تو شریک جلسہ نہ تھے لیکن خود انہوں نے اپنے ایک شاگرد خاص جناب مولوی عبدالکریم صاحب مضمون پڑھنے کے لئے بھیجے ہوئے تھے۔ اس مضمون کے لئے اگرچہ کمیٹی کی طرف سے صرف دو گھنٹے ہی تھے۔ لیکن حاضرین جلسہ کو عام طور پر اس سے کچھ ایسی دلچسپی پیدا ہوگئی کہ موڈریٹر صاحبان نے نہایت جوش وخروش کے ساتھ اجازت دی کہ جب تک یہ مضمون ختم نہ ہو تب تک کارروائی جلسہ کو ختم نہ کیا جاوے۔ ان کا ایسا فرمانا عین اہل جلسہ اور حاضرین جلسہ کی منشا کے مطابق تھا کیونکہ جب وقت مقررہ کے گزرنے پر مولوی ابو یوسف مبارک علی صاحب نے اپنا وقت بھی اس مضمون کے ختم ہونے کے لئے دے دیا تو حاضرین اور موڈریٹر صاحبان نے ایک نعرہ خوشی سے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ کی کارروائی ساڑھے چار بجے ختم ہو جانی تھی۔ لیکن عام خواہش کو دیکھ کر کارروائی جلسہ ساڑھے پانچ بجے کے بعد تک جاری رکھنی پڑی۔ کیونکہ یہ مضمون تقریباً چار گھنٹے میں ختم ہوا اور شروع سے آخیر تک یکساں دلچسپی اور مقبولیت اپنے ساتھ رکھتا تھا''۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب (دھرم مہوتسو)، مطبع صدیقی لاہور ص 80,79)

ابھی تک صرف پہلے سوال کا جواب ختم ہوا تھا۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے بآواز بلند کہا کہ حضرات یہ ابھی ایک سوال کا جواب ہے چار سوالوں کا جواب ابھی باقی ہے۔ سب حاضرین کو اس مضمون سے اس قدر دلچسپی پیدا ہو چکی تھی کہ انہوں نے موڈریٹر صاحبان سے درخواست کی کہ باقی مضمون سننے کے لئے اس جلسہ میں ایک اور روز کا اضافہ کیا جائے۔ شاید یہ دیکھ کر کہ حضرت مسیح موعود کے مضمون کو تناوقت دیئے جانے کا مطالبہ کیا جا رہا، سناتن دھرم اور آریہ سماج کے عمائدین نے بھی مطالبہ شروع کر دیا کہ ہمیں کم نمائندگی مل رہی ہے۔ اس لیے ہمارے مزید مقررین کو موقع دیا جائے۔ اس کے متعلق منتظمین کی شائع کردہ رپورٹ میں لکھا ہے۔

''اگرچہ اس مضمون کے ختم ہوتے ہوتے شام کا وقت قریب آ گیا لیکن یہ ابھی پہلے سوال کا جواب تھا۔ اس مضمون سے حاضرین جلسہ کو بلا استثناء احدے و دیگر ایسی دلچسپی ہوگئی کہ عام طور سے ایگزیکٹو کمیٹی کو استدعا کی گئی کہ کمیٹی اس جلسہ کے چوتھے اجلاس کے لئے انتظام کرے جس میں باقی سوالات کا جواب سنایا جاوے کیونکہ حسب اعلان ایگزیکٹو کمیٹی اس جلسہ کے تین ہی اجلاس ہونے تھے اور تیسرے اجلاس کے سپیکر پہلے ہی سے مقرر ہو چکے تھے جلسہ کے دن بڑھانے کے لئے موڈریٹر صاحبان کی خاص رضامندی تھی علاوہ ازیں سناتن دھرم کی طرف سے اور آریہ سماج کی طرف سے بھی استدعا تھی کہ ان کی طرف سے اور زیادہ ریپریزینٹیشن ہو۔ اس لئے ایگزیکٹو کمیٹی نے انجمن حمایت اسلام کے سیکرٹری اور پریذیڈنٹ صاحب سے جو وہاں موجود تھے۔ چوتھے دن کے لئے استعمال مکان کی اجازت لے کر میر مجلس صاحب کو اطلاع کی......''

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب (دھرم مہوتسو)، مطبع صدیقی لاہور ص 140)

حضرت مسیح موعود کے مضمون کا پہلا دن اختتام پذیر ہوا۔ اگلے روز پہلا لیکچر مفتی محمد عبداللہ صاحب کا تھا۔ لیکن وہ نہ تشریف لا سکے۔ ان کا زبانی پیغام موصول ہوا کہ ان کا وقت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو مزید کچھ فرمانے کے لئے دے دیا جائے۔ بہت سے ممبران اس پر رضامند نہیں تھے لیکن کافی بحث کے بعد یہ وقت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو دے دیا گیا۔ ان کا بقیہ لیکچر کس طرح شروع ہوا۔ اس کے بارے میں رپورٹ میں لکھا ہے۔

''مولوی صاحب کی تقریر آج دس بجے شروع ہونی تھی اور اس بات کا عام طور پر اعلان ہو گیا تھا لیکن وقت مقررہ پر آج لوگ بہت ہی کم آئے اس لئے ٹھیک وقت پر تقریر شروع نہ ہو سکی......''

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب (دھرم مہوتسو)، مطبع صدیقی لاہور ص 141)

تیسرے دن کی آخری تقریر عیسائی مقرر جے مارلیس صاحب کی تھی۔ اللہ اللہ کر کے یہ عیسائیت کے پہلے نمائندہ تھے جو کہ میدان میں اتر رہے تھے۔ شاید ان کے پاس متعلقہ موضوع پر کہنے کے لئے کچھ بھی نہ تھا۔ یہ تقریر اختصار اور غیر متعلقہ مواد کا نمونہ تھی۔ ان کی کل تقریر کارروائی کے تین صفحات میں ہی سما گئی۔ یہ بھی بہت ہے اگر وہ اپنی مقدس کتاب انجیل یا بائبل سے کوئی ایک فقرہ بھی پیش کر سکتے لیکن انہیں اس کی بھی توفیق نہ ہوئی۔ اندازہ کریں کیا ان کے نزدیک ان کی مقدس کتب میں ان موضوعات پر ایک فقرہ کی راہنمائی نہیں پائی جاتی تھی۔

(جاری ہے)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندراندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 119470 میں شمیم اختر

زوجہ معظم ذیشان قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ نصیر آباد عزیز ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) زیور طلائی 4 تولہ (2) حق مہر 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شمیم اختر گواہ شد نمبر 1۔ شہزاد وقاص ولد رانا دلاور گواہ شد نمبر 2۔ محمد طاہر ولد رانا محمد خان

مسل نمبر 119471 میں منصور احمد منصور

ولد عبدالغفار قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 8/3 باب الابواب شرقی ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) پلاٹ 5 مرلہ واقع گرین ٹاؤن اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ منصور احمد منصور گواہ شد نمبر 1۔ مشہود احمد خان ولد محمود احمد خان گواہ شد نمبر 2۔ عبدالرشید ولد عبدالحی۔

مسل نمبر 119472 میں نصیر احمد نسیم

ولد محمد سلیم قوم جٹ پیشہ پنشنر عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹھروہ ضلع وملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 9 نومبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) زمین 16 کنال 12 مرلہ واقع چک 223/R (2) مکان 2.5 مرلہ واقع ٹھروہ (3) زمین 54 مرلہ واقع ٹھروہ اس وقت مجھے مبلغ 13500 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 25 ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نصیر احمد نسیم گواہ شد نمبر 1۔ مدثر احمد ولد غلام شریف چٹھہ گواہ شد نمبر 2۔ تنویر احمد ولد محمد ابراہیم۔

مسل نمبر 119473 میں آنسہ بی بی

زوجہ نصیر احمد نسیم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹھروہ ضلع وملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24 نومبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) زیور 1 تولہ (2) حق مہر 3 ہزار روپے (3) پلاٹ 10 مرلہ واقع سیالکوٹ مالیتی 10 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 5000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ آنسہ بی بی گواہ شد نمبر 1۔ مدثر احمد چٹھہ ولد غلام مرتضٰی چٹھہ گواہ شد نمبر 2۔ نصیر احمد نسیم ولد محمد سلیم۔

مسل نمبر 119474 میں سدرہ سجاد

زوجہ سجاد احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹھروہ ضلع وملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31/اکتوبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 5 لاکھ روپے (2) زیور 1 تولہ (3) رقبہ زرعی 18 کنال 17 اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 50 ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ سدرہ سجاد گواہ شد نمبر 1۔ مدثر احمد چٹھہ ولد غلام مرتضٰی چٹھہ گواہ شد نمبر 2۔ محمد افضال ولد خلیل احمد۔

مسل نمبر 119475 میں طاہرہ پروین

بنت قائم دین قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹھروہ ضلع وملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 16 نومبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگیاس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) زمین 2 کنال 11 مرلہ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 9500 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ طاہرہ پروین گواہ شد نمبر 1۔ انس احمد ولد امتیاز احمد گواہ شد نمبر 2۔ ادریس احمد ولد قائم دین

مسل نمبر 119476 میں عاطفہ ادریس

بنت ادریس احمد قوم جٹ پیشہ استاد عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چھور کاہلوں ضلع وملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15 نومبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3 ہزار روپے ماہوار بصورت ٹیچنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ عاطفہ ادریس گواہ شد نمبر 1۔ مدثر احمد چٹھہ ولد غلام مرتضٰی چٹھہ گواہ شد نمبر 2۔ ادریس احمد ولد قائم دین

مسل نمبر 119477 میں عثمان نصیر شیخ

ولد نصیر احمد شیخ قوم شیخ پیشہ دکان دار عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن الشیخ برادرز مین روڈ قلعہ کالر والا ضلع وملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28 نومبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عثمان نصیر شیخ گواہ شد نمبر 1۔ مظفر مسعود ملک ولد ڈاکٹر منیر احمد ملک گواہ شد نمبر 2۔ ڈاکٹر منیر احمد ملک ولد ڈاکٹر رحمت اللہ ملک

مسل نمبر 119478 میں خالد محمود باجوہ

ولد بشیر احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ زراعت عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم کالونی ستراہ روڈ پسرور ضلع وملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) زرعی زمین 5 کنال 3 مرلہ مالیتی 8 لاکھ روپے (2) مکان مالیتی 29 لاکھ روپے (3) زرعی زمین 2 ایکڑ مالیتی 44 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 20833 روپے ماہوار بصورت کاشتکاری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ خالد محمود باجوہ گواہ شد نمبر 1۔ نعیم احمد بسراء ولد چوہدری محمد اسلم بسراء گواہ شد نمبر 2۔ محمد ارشد باجوہ ولد ارشاد احمد باجوہ

مسل نمبر 119479 میں خنساء مسعود

بنت عبدالباسط مسعود قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر C-213 لین نمبر 19 لالہ رخ ضلع و ملک راولپنڈی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6 فروری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیور طلائی 1 تولہ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ خنساء مسعود گواہ شد نمبر 1۔ عطاء الواسع ولد عبدالباسط مسعود گواہ شد نمبر 2۔ عبدالباسط مسعود ولد عبدالکریم

مسل نمبر 119480 میں سعدیہ اشرف

زوجہ محمد اشرف قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلی نمبر 5 اسلام پورہ سانگلہ ہل ضلع و ملک ننکانہ صاحب بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 13/اکتوبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذمہ خاوند 40 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ سعدیہ اشرف گواہ شد نمبر 1۔ حکیم احمد لقمان ولد نسیم احمد گواہ شد نمبر 2۔ اسداللہ ولد حبیب اللہ

مسل نمبر 119481 میں انس مبارک

ولد ڈاکٹر مبارک احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلی راجانوالی محلّہ حسین پورہ ضلع وملک حافظ آباد پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23/اکتوبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ انس مبارک گواہ شد نمبر 1۔ طلعت محمود خان ولد محمد رفیق خان گواہ شد نمبر 2۔ حکیم نصیر احمد تنویر ولد محمد فیروز

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم ملک انس احمد صاحب مربی سلسلہ احمد آباد جنوبی ضلع خوشاب تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ میری دو بھتیجیوں وردہ احسن اور سمیہ احسن بنت مکرم ملک محمد احسن صاحب چک گلاں ضلع سیالکوٹ نے سوا پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفیق پائی ہے۔ تقریب آمین ربوہ میں منعقد ہوئی۔ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دونوں بچیوں سے قرآن مجید سنا اور دعا کروائی۔ بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت ان کی والدہ مکرمہ رفعت احسن ملک صاحبہ کو ملی۔ دونوں جڑواں بچیاں مکرم ملک محمد اشرف صاحب مرحوم چک گلاں ضلع سیالکوٹ کی پوتیاں، مکرم ملک محمد اسلم ٹھیکیدار صاحب مرحوم کی نسل سے اور محترم چوہدری یعقوب گل صاحب فاروق آباد کی نواسیاں ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچیوں کو قرآن کریم پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

۞ پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں میڈیکل آفیسرز کی ضرورت ہے۔ آسامیوں کی کل تعداد 600 ہے۔ تفصیلات و آن لائن اپلائی کرنے کے لئے وزٹ کریں:

www.ppsc.gop.pk

۞ صوفی بناسپتی اینڈ آئل بنانے والی کمپنی حمزہ فوڈز پرائیویٹ لمیٹڈ کو آر اینڈ ڈی اسسٹنٹ اور پروڈکشن مینیجر کی ضرورت ہے۔

۞ ڈائریکٹر جنرل سول ڈیفنس (حکومت پاکستان منسٹری آف انٹیریئر) کو اپنے ٹریننگ سکول واقع ایبٹ آباد کیلئے کمانڈنٹ، انسٹرکٹر، پلاٹون کمانڈر، ایڈمنسٹریٹو آفیسر، سپرنٹنڈنٹ، جونیئر انسٹرکٹر، کمپیوٹر آپریٹر، سٹینو ٹائپسٹ، یوڈی سی، سیکشن لیڈر، ڈرل انسٹرکٹر، ایل ڈی سی، بی ڈی ٹیکنیشن، سینما آپریٹر، ڈرائیور، ڈسپیچ رائیڈر اور ڈیمونسٹریٹر کی خالی آسامیوں کے لئے میرٹ اور پروونشل میرٹ پر درخواستیں مطلوب ہیں۔

۞ پی ایم سی، الائیڈ اور ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد کے لئے ریفریکشنسٹ فار آئی۔II، سٹینو گرافر، سٹیٹیکل اسسٹنٹ، او ٹی ٹیکنیشن، اوفتھیلمک ٹیکنیشن، لیب ٹیکنیشن، او ٹی اسسٹنٹ، ڈریسر، کمپیوٹر آپریٹر، جونیئر کلرک/ریکارڈ کیپر اور آپریشن تھیٹر اٹینڈنٹ کی ضرورت ہے۔

۞ سپورٹس انڈسٹریز ڈویلپمنٹ سینٹر کو اپنے پروجیکٹ کے لئے عارضی بنیاد پر اسسٹنٹ مینیجر ٹیکنیکل، پروڈکشن انجینئر، لیبارٹری اسسٹنٹ، آئی ٹی ایڈمنسٹریٹر، ڈیزائنر، انچارج ریسورس سینٹر، آفس اسسٹنٹ، کیشیئر، ریسپشنسٹ کم ٹیلی فون آپریٹر، میل نرس، سیکیورٹی گارڈ، ڈرائیور، سکلڈ ورکر اور سیمی سکلڈ ورکر کی ضرورت ہے۔

۞ لاہور ہائی کورٹ لاہور کو 10 سٹینوگرافر کی ضرورت ہے۔ ایسے افراد جن کی تعلیم گریجوایشن ہو، شارٹ ہینڈ/ٹائپنگ سپیڈ 100/40w.p.m ہو اور عمر 18 سے 25 سال تک ہو درخواست دینے کے اہل ہیں۔ آن لائن اپلائی کرنے کے لئے وزٹ کریں: jobportal.lhc.gov.pk

۞ گریوز CNG پرائیویٹ لمیٹڈ کو لاہور اور مردان کے لئے ایڈمن آفیسر کی ضرورت ہے۔

۞ ایک UPS بنانے والی کمپنی Systec مارکیٹنگ کو اسسٹنٹ انجینئر / فیلڈ ٹیکنیشن، الیکٹریشن، اکاؤنٹ اسسٹنٹ اور ہیلپر کی خالی آسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

۞ اورینٹ الیکٹرونکس پرائیویٹ لمیٹڈ کو اپنے فارم ہاؤس کے لئے سپروائزر ہاؤس کیپنگ، ہاؤس کیپنگ ورکرز اور سیکیورٹی سپروائزر کی ضرورت ہے۔

ٹیکنیکل ٹریننگ کے مواقع

۞ PSDF کی مالی معاونت سے ہاشو فاؤنڈیشن ضلع بہاولپور، بہاولنگر، لودھراں، مظفر گڑھ، وہاڑی، خانیوال، رحیم یار خان، لاہور، شیخوپورہ، فیصل آباد، چنیوٹ، سرگودھا، گوجرانوالہ اور نارووال کے طلباء و طالبات کے لئے راولپنڈی اور لاہور میں فوڈ اینڈ بیوریج سروسز، بیسک ہاؤس کیپنگ، ریسپشنسٹ (فرنٹ آفس)، خانسامہ اور پروفیشنل کوکنگ کے کورسز کا آغاز کر رہا ہے۔ ٹریننگ کے ساتھ ساتھ رہائش و کھانا (صرف راولپنڈی)، یونیفارم، کتب اور ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔

۞ ہنرمندی روزگار کے لئے سال 2015 کے پروگرام کے تحت پنجاب گورنمنٹ، PSDF اور انفنٹی انجینئرنگ پرائیویٹ لمیٹڈ کے اشتراک سے ضلع لاہور، شیخوپورہ، فیصل آباد، چنیوٹ، سرگودھا، گوجرانوالہ، نارووال، خانیوال، وہاڑی، بہاولنگر، بہاولپور، لودھراں، مظفرگڑھ اور رحیم یار خان کے افراد کے لئے ہیٹ ٹریٹمنٹ، فورجنگ شاپ آپریٹر، گیئر مینوفیکچرنگ مکینک اور انسپکٹنگ اینڈ ٹسٹنگ برائے فورجنگ شاپ کے کورسز کا آغاز کر رہا ہے۔ منتخب طلباء کو فنی تربیت کے ساتھ ساتھ کم از کم 1500 روپے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔

۞ ہاشو فاؤنڈیشن کو فلور مینٹیننس اور پالشنگ کی ٹریننگ کے لئے مڈل پاس افراد سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ٹریننگ کا دورانیہ ایک سال ہوگا۔ ہر ٹرینیز کو 8000 روپے ماہوار وظیفہ دیا جائے گا۔ ٹرینیز کی تعیناتی اسلام آباد، کراچی، راولپنڈی، بھوربن، پشاور، مظفرآباد، گوادر، لاہور یا کراچی میں ہوگی۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 28 جون 2015ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت ربوہ)

☆............☆............☆

بقیہ از صفحہ 2: سالانہ تقریب تقسیم انعامات

7۔ دوران سال روزنامہ الفضل میں شعبہ اشاعت کے تحت شائع ہونیوالے اعلانات اور رپورٹس کی کل تعداد تقریباً 50 ہے۔ جن میں مجلس کے مختلف تعلیمی وتربیتی پروگراموں اور اجلاسات کی رپورٹس، مجلس کے ساتھ تعاون کرنے کی درخواست پر مبنی اعلانات، نیز اراکین مجلس کے متعلق دعا کی درخواست اور وفات کی اطلاع پر مبنی اعلانات شامل ہیں۔

سالانہ فنی وتربیتی کلاس

1۔ امسال یہ کلاس مورخہ 8 تا 16 جون 2015ء کو خلافت لائبریری کے رسالہ سیکشن میں منعقد کی گئی۔ جس کا دورانیہ صبح 7:30 تا 11:30 بجے دوپہر تک مقرر تھا۔ اس کلاس کا پروگرام اور نصاب قریباً ایک ماہ قبل تمام اراکین مجلس کو ارسال کر دیا گیا تھا۔

2۔ اس کلاس میں قرآن کریم، حدیث، علم الکلام، اردو، انگلش اور عربی بول چال اور بریل رسم الخط پڑھنا اور لکھنا سکھایا گیا۔ اختلافی مسائل اور بعض دعائیں یاد کروائی گئیں۔ نیز روزانہ حضور انور کی ایک کیسٹ سنائی جاتی رہی اور ہر روز دو بزرگ مہمانوں سے ملاقات اور تبادلہ خیالات کروائے گئے۔

3۔ مورخہ 8 جون کو صبح 8 بجے اس کلاس کا افتتاح مکرم لئیق احمد ناصر صاحب نمائندہ ناظر امور عامہ نے کیا۔

4۔ مورخہ 14 جون شام 5 بجے بیوت الحمد پارک ربوہ میں پکنک اور ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ ان مقابلہ جات میں دوڑ، لمبی چھلانگ، کلائی پکڑنا، شخصی شناخت کرنا، لمبی سانس لینا، میوزیکل چیئر، ثابت قدمی اور مشاہدہ معائنہ شامل ہیں۔ سب سے دلچسپ مقابلہ ممبران مجلس اور مہمانوں کے درمیان رسہ کشی تھا۔

5۔ مورخہ 11 جون کو شام 6 ایوان محمود دفتر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں محفل مشاعرہ منعقد کی گئی۔ جس میں ربوہ اور مجلس کے شعراء نے اپنا اپنا کلام پیش کیا۔

6۔ مورخہ 15 جون کو کلاس میں پڑھائے گئے نصاب کا امتحان ہوا نیز علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ ان تمام علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں پہلی چار پوزیشن حاصل کرنے والوں کو نقد انعامات دیئے گئے ہیں۔ نیز سالانہ حسن کارکردگی دکھانے والے ممبران اور معاونین میں تحائف تقسیم کئے جائیں گے۔

دوران سال بہت سے اداراہ جات اور مخیّر حضرات اور مجلس نابینا سے محبت کرنے والوں نے مثالی تعاون فرمایا۔ ان میں نظارت امور عامہ، نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ، دارالضیافت، روزنامہ الفضل ربوہ، فضل عمر ہسپتال، طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ، دفتر پرائیوٹ سیکرٹری ربوہ، نورالعین، تحریک جدید، وقف جدید، دفتر صدر عمومی ربوہ، مجلس صحت، شیزان کمپنی لاہور، مشموم کمپنی حطار اور خلافت لائبریری شامل ہیں۔

9۔ خاکسار مکرم محمد صادق ناصر صاحب انچارج خلافت لائبریری ربوہ کا خصوصی شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے دورانِ سال بھی اور اس کلاس کے لئے خلافت لائبریری میں انتظام کے لئے ہر ممکن مدد اور تعاون فرمایا۔

رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے دوران سال حسن کارکردگی دکھانے والے ممبران اور معاونین میں تحائف اور تربیتی وفنی کلاس میں نیز مقابلہ جات میں پوزیشنز حاصل کرنے والے اراکین مجلس میں انعامات تقسیم کئے اور اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ خاکسار نے مہمان خصوصی، دیگر مہمانان اور تمام اراکین مجلس نابینا کی شکریہ ادا کیا اور آخر پر محترم مہمان خصوصی نے اجتماعی اختتامی دعا کروائی اور دعا کے بعد تمام مہمانان اور شرکاء کی خدمت میں دارالضیافت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

☆............☆............☆

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز گولبازار
الفضل جیولرز ربوہ
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649
میاں غلام مرتضیٰ محمود

گوندل کے ساتھ پچاس سال
گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 0300-7709458, 0301-7979258, 6212758

روزہ جسمانی صحت کا محافظ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کی ایک زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

(ابن ماجہ کتاب الصیام باب فی الصوم زکوٰۃ الجسد)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کے یہ معنے ہوئے کہ تا تم دینی اور دنیوی شُرور سے محفوظ رہو۔ دینی خیر و برکت تمہارے ہاتھ سے نہ جاتی رہے یا تمہاری صحت کو نقصان نہ پہنچ جائے۔ کیونکہ بعض دفعہ روزے کئی قسم کے امراض سے نجات دلانے کا بھی موجب ہو جاتے ہیں۔

آجکل کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے بڑھاپا یا ضعف آتے ہی اس وجہ سے ہیں کہ انسان کے جسم میں زائد مواد جمع ہو جاتے ہیں اور ان سے بیماری یا موت پیدا ہوتی ہے۔ بعض نادان تو اس خیال میں اس حد تک ترقی کر گئے ہیں کہ کہتے ہیں۔ جس دن ہم زائد مواد کو فنا کرنے میں کامیاب ہو گئے اس دن موت بھی دنیا سے اُٹھ جائے گی۔ یہ خیال اگرچہ احمقانہ ہے تاہم اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تھکان اور کمزوری وغیرہ جسم میں زائد مواد جمع ہونے ہی سے پیدا ہوتی ہے۔ اور روزہ اس کے لئے بہت مفید ہے۔ مَیں نے خود دیکھا ہے کہ صحت کی حالت میں جب روزے رکھے جائیں تو دورانِ رمضان بیشک کچھ کوفت محسوس ہوتی ہے۔ مگر رمضان کے بعد جسم میں ایک نئی قوت اور تروتازگی کا احساس ہونے لگتا ہے۔''

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 375)

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''یہ روزے چند دن کے نہ صرف خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا باعث بن رہے ہیں بلکہ ہماری جسمانی صحت کے لئے بھی فائدہ مند ہیں۔ اور یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ سال میں کچھ وقت ایسا ہونا چاہئے جس میں انسان کم سے کم غذا کھائے۔ تو اس امر سے ہم دوہرا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ جسمانی صحت بھی اور خدا تعالیٰ کی رضا بھی۔''

(خطباتِ مسرور جلد اوّل صفحہ 423)

☆......☆......☆

چیری جوڑوں کے درد میں مفید

امریکہ میں بوسٹن یونیورسٹی کی طرف سے کی جانے والی ایک تحقیق کے مطابق دو دن کے وقفے کے بعد چیری کھانے یا اس کا جوس پینے سے جوڑوں کے درد کا خطرہ 35 فیصد تک کم ہو جاتا ہے۔

ایک اندازے کے مطابق امریکہ میں 83 لاکھ افراد جوڑوں کے درد میں مبتلا ہیں۔ یورک ایسڈ کی قلمیں جوڑوں میں بن جاتی ہیں جس کی وجہ سے شدید درد اور سوجن ہو جاتی ہے۔

چیری کو یورک ایسڈ اور سوجن کم کرنے والی خاصیات کا حاصل مانا جاتا ہے۔ اس تحقیق کے لئے ماہرین نے جوڑوں کے درد میں مبتلا 633 افراد کا انتخاب کیا اور ایک سال تک ان کے معمولات پر نظر رکھی۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ جوڑوں کے درد کا خطرہ چیری کے زیادہ استعمال (دو دن میں تین دفعہ استعمال کرنا) سے کم ہو جاتا ہے لیکن اس سے زیادہ مقدار میں چیری کے استعمال سے کوئی اضافی فائدہ نہیں ملتا۔ اگرچہ یہ اعداد و شمار کافی تسلی بخش ہیں لیکن ماہرین کا کہنا ہے کہ جوڑوں کے درد میں مبتلا مریضوں کو اس کے استعمال کے ساتھ اپنا معمول کا علاج بھی جاری رکھنا چاہئے اور اسے ترک نہیں کرنا چاہئے۔

ماہرین کے نزدیک معمول کی ادویات کے ساتھ چیری کے استعمال سے ادویات کی افادیت بڑھ جاتی ہے کیونکہ اس میں موجود اینٹی آکسیڈ ینٹ مرکبات انزائمز کو روکنے کا قدرتی ذریعہ ہو سکتے ہیں جو کہ دوسری سوجن روکنے والی ادویات سے روکے جاتے ہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس 21 مئی 2015ء)

سمارٹ فون کو پانی سے بچانے کا طریق

اگر سمارٹ فون پانی میں گر جائے تو پھر اس کے دوبارہ استعمال کے امکانات انتہائی کم ہوتے ہیں لیکن اگر فوری طور پر احتیاطی تدابیر اختیار کر لی جائیں تو آپ اپنے سمارٹ فون کو مکمل طور پر خراب ہونے سے بچا سکتے ہیں۔ سمارٹ فون جتنی دیر پانی میں رہے گا اتنا ہی اس کے خراب ہونے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔

اسی لئے پانی میں گرنے کے بعد فون کو فوراً پانی سے باہر نکالیے۔ فون پانی سے باہر نکالتے ہی بیٹری نکال دیجئے۔ فون آن ہونے کی صورت میں سرکٹ شارٹ ہو جائے گا جس کے نتیجے میں اندر کے تمام پرزے خراب ہو سکتے ہیں۔ اسی لئے فون کو جتنا جلد ممکن ہو بند کر دیجئے۔ فون بند کرنے کے بعد بیٹری اور ایس ڈی کارڈ وغیرہ کو نکال لیجئے۔ اب نرم خشک کپڑے سے بیٹری لگانے کی اندرونی جگہ (بیٹری کنیکٹر)، پورٹس کے سوراخ اور ہر حصے کو اچھی طرح خشک کیجئے۔ اس کیلئے بال خشک کرنے والا ڈرائیر استعمال نہ کیجئے کیونکہ اس کی حرارت سے فون کے نازک پرزے خراب ہو سکتے ہیں۔ فون کو باہر سے خشک کرنے کے بعد اندر سے خشک اور نمی کو دور کرنا ضروری ہے۔ اس کے لئے ایک بڑے پیالے یا برتن میں کچے چاول بھر کر اس میں سمارٹ فون کو 2 سے 3 دن کے لئے دبا دیجئے اس طرح چاول سمارٹ فون کے اندر اور باہر سے نمی کو جذب کر لیں گے۔ اس کے علاوہ دواؤں اور جوتوں کے ڈبوں میں موجود سیلیکا بیگز دستیاب ہوں تو ان میں موبائل فون کو رکھ دیجئے کیونکہ سیلیکا نمی جذب کرنے کے لئے ہی استعمال ہوتے ہیں۔ اگر فون درست انداز میں آن ہو کر چل جاتا ہے تو یہ خوش نصیبی ہوگی ورنہ کسی کاریگر کو دکھانے میں کوئی حرج نہیں تاہم اس طریقہ کار سے آپ بڑے نقصان سے بچ سکتے ہیں۔

(روزنامہ نئی بات 31 مئی۔ 2015)

ربوہ میں سحر و افطار 3 جولائی

انتہائے سحر	3:27
طلوع آفتاب	5:05
زوال آفتاب	12:12
وقت افطار	7:20

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

3 جولائی 2015ء

8:20 am	درس القرآن
12:15 pm	راہ ہدیٰ
2:50 pm	درس القرآن 26 جون 1985ء
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جولائی 2015ء

اٹھوال فیبرکس
لان ہی لان
سپیشل رمضان آفر سیل سیل سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد ضابر اٹھوال: 0333-3354914

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
جرمن ادویات کا مرکز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0344-7801578

سپیشل رمضان آفر
کریسنٹ فیبرکس
پرنٹ لان پر زبردست سیل جاری ہے اور لان بوتیک پر بھی رمضان سپیشل آفر حاصل کریں۔ نیز ریڈی میڈ سوٹ کی تمام ورائٹی بھی دستیاب ہے۔
پروپرائیٹر: ولید احمد ظفر ولد مرتضیٰ احمد
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 0333-1693801

کلاسیکا پٹرولیم احمد نگر
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
معیار اور مقدار میں۔ ایک نیا نام
با اخلاق عملہ۔ ٹک شاپ کی سہولت
24 گھنٹے نان اسٹاپ سروس
0331-6963364,047-6550653

FR-10

تمام قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں
شبیر اینڈ ڈاٹرز رائنڈ پراپرٹی ڈیلر
شبیر احمد وڑائچ: 0333-9791043
0304-5967101

STAFF REQUIRED
Skylite Networks Pvt. Ltd. requires following for its Rabwah Office for the following posts:
1. HR Personnel
Qualification: MBA (HR), BBA' May Also apply
Experience: at least 2years in Human Recourse Management
2. Senior Web/Application Developer
Qualification: Bachelors in Computer Sciences or Higher
Experience: Minimum of 2years of experience in Web/Application Development
Intrested canidates should send their Cv at Jobs@skylite.com along with their documents and an introductory letter from their Jama'at.
For further information Contact us at 047-6215742.
Address: Skylite networks (pvt)Ltd.,4/14,2nd Floor Bank Al-Falah,
Gole Bazar, Rabwah, Distt. Chiniot.

سپیشل رمضان آفر
لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراوزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470